5142 ـ قرآن كريم كا سات لهجوں ميں نزول

سوال

ميں نے يہ پڑھا ہے كہ عثمان رضى اللہ تعالى عنہ كى خلافت ميں زيد بن ثابت رضى اللہ تعالى عنہ كى سربراہى ميں ايك كميٹى تشكيل دى گئ تاكہ وہ قرآن مجيد اكٹھا كرے ، ليكن يہ نص (عثمانى) ايك قرات پر ہى موحد نہيں ،اس لئے كہ پہلى عربى زبان ميں حروف علت نہيں تھے ، اور اسى طرح كچھ حروف صحيحہ بھى اس شكل ميں نہيں تھے ، اور مختلف حروف ميں فرق كرنے كے لئے كچھ علامات ايجاد كى گئيں ، ليكن يہ سب كچھ قرآن مجيد كى مختلف قرآت كو نہ روك سكا ـ
تو چوتھى / دسويں صدى كے نصف ميں بغداد ميں قرآات كے امام ابن مجاھد نے اس مشكل كو حل كرنے كے متعلق كہا كہ كلمہ " الحرف " قراۃ كى جگہ لے سكتا ہے اور اس بات كا اعلان كيا كہ ان كے خيال ميں قرآت سبعۃ صحيح ہيں اس لئے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كايہ قول كہ قرآن مجيد سات حرفوں ميں نازل ہوا ہے ، كا معنى يہ ہے كہ : قرآن مجيد كى قرآت ميں سات طريقے ہيں ـ
اور ان دنوں ميں قرآن كريم كى مشہور اور جو قرآات چل رہى ہيں وہ ، ورش ، نافع ، اور حفص عن عاصم ہيں ـ
آپ سے ميرى گزارش ہے كہ ان مختلف قرآات كے متعلق بتائيں كہ كيا اس كے متعلق كوئ صحيح احاديث پائ جاتى ہيں ؟ ـ

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

پہلى :

اللہ تعالى آپ كو توفيق سے نوازے آپ كو يہ علم ہونا چاہئے كہ شروع ميں قرآن مجيد صرف ايك ہى حرف (لھجہ) ميں نازل ہوا ليكن نبى صلى اللہ عليہ وسلم جبريل عليہ السلام سے زيادہ كامطالبہ كرتے رہے حتى كہ انہوں نے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كو سات لھجوں ميں جو كہ كافى وشافى ہيں قرآن مجيد پڑھايا اوراس كى دليل يہ ہے كہ :

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنھما بيان كرتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(جبريل عليہ السلام نے مجھے قرآن مجيد ايك لہجہ ميں پڑھايا تو ميں ان سے زيادہ مطالبہ كيا تو انہوں نے زيادہ كرديا تو ميں مطالبہ كرتا رہا اور وہ زيادہ كرتے رہے حتى كہ سات لھجوں ميں جا كرختم ہوا) صحيح بخارى حديث نمبر (

3047) صحیح مسلم حدیث نمبر (819) ۔

دوسری :

الاحرف کا معنی کیا ہے ؟

اس کے معنی میں سب سے اچھااور بہتر قول یہ ہے کہ قرآت کے سات طریقے جو لفظی طور پر مختلف ہیں اورمعنی میں متفق اور اگر ان کے معانی میں اختلاف بھی وہ تویہ اختلاف تنوع اور تغایر ہے نہ کہ اختلاف تعارض اور تضاد ۔

اور حرف کا لغوی معنی وجہ کا ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہوکراللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں ، اگر کوئ نفع مل جائے تو دلچسپی لینے لگتے اور اگر کوئ آفت آپڑے تواسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں ، انہوں نے دونوں جہانوں کا نقصان اٹھا لیا یہ واقعی کھلا نقصان ہے الحج (11) ۔

تیسری :

بعض علماء کا کہنا ہے کہ : الاحرف کا معنی عرب کی لغات ہے ، لیکن یہ معنی عمربن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کی بناپر صحیح نہیں وہ کہتےہیں کہ :

میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ تعالی عنہ کوسورۃ الفرقان اپنی قرآت کے علاوہ کسی اور قرآت میں پڑھتے ہوئے پایا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھے پڑھائ تھی ، میں قریب تھا کہ اس پر جلدبازي کرتا لیکن میں نے اسے وقت دیا حتی کہ اس نے وہ سورۃ ختم کرلی ، پھر میں نے اسے اس کی چادر سے پکڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے سورۃ فرقان اس طرح پڑھتے ہوئے پایا جو کہ آپ نے مجھے پڑھائ تھی اس کے خلاف ہے ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے پڑھو تو اس نے اسی طرح وہ پڑھی جس طرح میں نے اسے سنا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اسی طرح نازل ہوئ ہے ، پھر مجھے کہنے لگے کہ تم پڑھو تو میں نے بھی پڑھی اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اسی طرح نازل ہوئ ہے ، یقینا قرآن مجید سات حرفوں (لہجوں) میں نازل کیا گیا ہے توتم جو بھی اس میں میسر ہو پڑھو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2287) صحیح مسلم (818) ۔

اور یہ معلوم ہے کہ ہشام رضی اللہ تعالی قریش میں سے اسدی ہیں اور عمر رضي اللہ تعالی عنہ قریش میں عدوی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ، اور دونوں ہی قریشی ہیں اورقریش کی تو ایک ہی زبان ولغت ہے ، تواگر حروف کا اختلاف لغات میں اختلاف ہوتا تو یہ دونوں قریشی صحابی آپس میں اختلاف نہ کرتے ۔

اور اس مسئلہ میں علماء کرام نے چالیس کے قریب اقوال نقل کئے ہیں ، اور ان میں سے راجح قول شائد وہی ہے جو کہ ہم نے ذکر کیا ہے واللہ اعلم ۔

چوتھی :

حدیث عمر رضي اللہ تعالی عنہ سےیہ واضح ہوتا ہےکہ حروف متعدد الفاظ میں نازل ہوئے اس لئے کہ عمررضی اللہ تعالی عنہما کا انکار حروف میں تھا نہ کہ معانی میں ، اور پھریہ حروف میں اختلاف اختلاف تضادنہیں بلکہ اختلاف تنوع ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے کہ :

(یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح آپ یہ کہیں کہ ھلم ، اقبل ، تعال) ان کا معنی ایک ہی ہے ۔

پانچویں :

اب رہی قرآت سبعۃ کی تحدید تو یہ تحدید قرآن وسنت میں سے نہیں کی گئ بلکہ ابن مجاھد رحمہ اللہ تعالی کا اپنا اجتھاد ہے ، تو لوگ یہ گمان کرنے لگے ہیں کہ سات حروف سے قرآت سبعۃ ہی مراد ہے اس لئے کہ یہ تعداد میں ایک جیسے ہی ہیں ۔

یہ عدد یا تو اتفاقی طورپر اوریا پھر ان سے قصدا ہیں تا کہ یہ تعداد احرف سبعۃ سے مطابقت اختیارکرلے ، اور بعض لوگوں کا جو یہ گمان ہے کہ احرف سبعۃ سے مراد یہی قرآت سبعۃ ہے تو یہ ان کی غلطی ہے ، اوراھل علم سے یہ بات معروف نہیں ۔

بلکہ قرآت سبعۃ احرف سبعۃ میں سے ایک حرف ہے اور یہی وہ حرف ہے جس پر عثمان رضی اللہ تعلی عنہ نے مسلمانوں کو جمع کیا تھا ۔

چھٹی :

عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب مصحف نسخ کیا تو اسے ایک ہی حرف پر تیار کیا لیکن انہوں نے اس پر نقطے اور اعراب (زیر زبر وغیرہ) نہ لگائے تاکہ اس رسم میں وسعت رہے اور دوسرے لھجات (حروف) کا بھی احتمال رہے تو جو اس میں رہا اس کی قرآت بن گئ اور جو نہ تھا اس کو نسخ کردیا گیا ، اور یہ کام اس لئے ہوا کہ قرآت میں لوگ اختلاف کرنے لگے تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایک نسخہ پر جمع کردیا تا کہ اختلاف ختم ہو ۔

ساتویں :

آپ کا سوال میں یہ کہنا کہ مجاھد رحمہ اللہ تعالی کا گمان ہے کہ قرآت حرف کی جگہ میں ہے ، تو یہ قول غیر

صحیح ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ مجموع فتاوی (ج 13 /210)۔

اور قراء سبعۃ کےنام مندرجہ ذیل ہیں :

1 ۔ نافع المدنی ۔ 2 – ابن کثیر المکی ۔ 3 ۔ عاصم الکوفی 4 ۔ حمزہ زیات الکوفی 5 – الکسائ الکوفی 6 – ابو عمروبن علاء البصری 7- عبداللہ بن عامرالشامی ۔ رحمہ اللہ تعالی جمیعا ۔

ان سب میں سے قرآت کی سند کے اعتبار سے قوی نافع اور عاصم ہیں ۔

اور ان میں سے فصیح ابوعمرو اور کسائ ہیں ۔

اور نافع سے ورش اور قالون روایت کرتے ہیں ۔

اور عاصم سے حفص اور شعبۃ روایت کرتے ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .